دیکھنے ہی اکثر انسان پر ہمہ تن مصروف پل بھر میں منہدم کر دیتا ہے

(ملکانہ/ایڈیٹر ماحولیات)

ہمارے نمائندے کے مطابق ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ضلع کوٹ نیلوفر کی تحصیل ہرنولی میں گزشتہ ۱۲ برس کے دوران 173 ہکٹر جنگل کا رقبہ ختم ہو چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2023ء میں ضلع کے 8.5 فیصد حصے پر جنگل باقی رہا جو 2000ء میں 15 فیصد تھا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہی رفتار برقرار رہی تو اگلی دہائی میں یہ رقبہ 5 فیصد سے بھی کم رہ جائے گا۔

محکمۂ جنگلات کے ریجنل کنزرویٹر ڈاکٹر نوید الزمان ہاشمی نے رپورٹ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہم نے گزشتہ برس 9 ہزار پودے لگائے تھے مگر ان میں سے صرف 1 ہزار 2 سو درخت ہی زندہ بچ سکے۔ باقی کٹائی، چرائی اور آگ کی نذر ہو گئے۔ ہمارے پاس نہ اتنی نفری ہے اور نہ اتنا بجٹ کہ ہر درخت کی نگرانی کر سکیں۔’’ انہوں نے مزید کہا کہ محکمے کے پاس صرف 42 گارڈ ہیں جب کہ ضلع کے 310 کلومیٹر طویل جنگلی علاقے کے لیے کم از کم 150 گارڈ درکار ہیں۔

رپورٹ کے مطابق ایندھن کی لکڑی، کوئلہ اور چراگاہ کے لیے جنگل کا سب سے زیادہ کٹاؤ ریکارڈ ہوا ہے۔ تحصیل ہرنولی کے 27 دیہات میں کیے گئے سروے میں 64 فیصد گھرانوں نے کہا کہ وہ ایندھن کے لیے جنگل پر انحصار کرتے ہیں۔ مقامی آبادی کے 38 فیصد افراد نے بتایا کہ انہیں قریبی جنگل تک پہنچنے کے لیے اوسطاً 6 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ خواتین کے لیے یہ فاصلہ 9 کلومیٹر تک بڑھ جاتا ہے۔

ماہرین کے مطابق جنگل کے کٹنے کا براہِ راست اثر مقامی آبادی کی صحت پر پڑ رہا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ضلع کے 12 دیہات میں پینے کا صاف پانی دستیاب نہیں اور 41 فیصد بچوں میں نشوونما کی کمی پائی گئی ہے۔ ڈاکٹر نوید الزمان ہاشمی نے کہا کہ ’’درخت صرف لکڑی نہیں دیتے، وہ زمین کو باندھتے ہیں اور بارش کے پانی کو روکتے ہیں۔ جنگل ختم ہو تو پہلے مٹی بہتی ہے، پھر کھیت بہتے ہیں اور آخر میں گاؤں بہتے ہیں۔’’

محکمے کے مطابق ماضی میں 2016ء میں ضلع کے 9 دیہات میں مشترکہ جنگل کمیٹیاں بنائی گئی تھیں جو گشت اور شجرکاری کرتی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق ان میں سے صرف 4 کمیٹیاں فعال ہیں۔ مقامی رہائشی حاجی نور محمد کے مطابق ’’پہلے ہر جمعہ کو ہم گشت کرتے تھے، اب کمیٹی کے رجسٹر پر دستخط ہوتے ہیں مگر درخت نہیں گنے جاتے۔’’ محکمہ اب ان کمیٹیوں کو دوبارہ فعال کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔

رپورٹ میں تجویز دی گئی ہے کہ ضلع میں 3 نئے گشتی دستے تشکیل دیے جائیں اور ایندھن کے متبادل ذرائع، جیسے شمسی چولہے، کو سبسڈی دی جائے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ اقدام 2 برس میں کیے جائیں تو کٹاؤ میں نمایاں کمی آ سکتی ہے۔ محکمہ جنگلات نے یقین دہانی کرائی ہے کہ رپورٹ کی سفارشات پر ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا جائے گا جو ہر ماہ پیش رفت کا جائزہ لے گا۔

ریکارڈ کیپر کے دفتر میں 4 ہزار ایکڑ جنگل ہی نہیں ملا

(ایڈیٹر ماحولیات)

ضلع کوٹ نیلوفر کے ریکارڈ کیپر کے دفتر میں موجود 4 ہزار ایکڑ جنگل کا ریکارڈ اچانک غائب ہو گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کے ریجنل کنزرویٹر ڈاکٹر نوید الزمان ہاشمی نے پیر کو پریس کانفرنس میں بتایا کہ 1988ء سے 2024ء تک کے رجسٹر میں درج یہ رقبہ تحصیل ہرنولی کے 27 دیہات میں پھیلا ہوا تھا۔ ان کے مطابق رجسٹر کی نقول محکمے کے دیگر دفاتر میں موجود ہیں، تاہم اصل رجسٹر کی غیر موجودگی میں حدود کا تعین ممکن نہیں رہا۔

ڈاکٹر نوید الزمان ہاشمی نے کہا کہ ’’یہ جنگل کاغذ پر موجود ہے، زمین پر موجود ہے اور ہزاروں شہری اس پر انحصار کرتے ہیں، مگر ریکارڈ کیپر کے دفتر میں اس کا کوئی اندراج نہیں ملتا۔ ہم نے تحریری نوٹس جاری کر دیا ہے اور 15 دن کے اندر جواب مانگا ہے۔’’ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ریکارڈ جان بوجھ کر چھپایا گیا ہو تو یہ معاملہ محکمانہ کارروائی اور ممکنہ فوجداری مقدمے تک جا سکتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق ریکارڈ کیپر کے دفتر میں 1988ء سے 2024ء تک 36 رجسٹر موجود ہیں جن میں ہر گاؤں کے جنگلات کا رقبہ، درختوں کی تعداد اور کٹائی کی اجازت درج ہے۔ ذرائع کے مطابق 4 رجسٹر مکمل طور پر غائب ہیں جب کہ 2 رجسٹروں کے صفحات پھٹے ہوئے ملے ہیں۔ محکمہ جنگلات کے ایک افسر نے نام نہ لکھنے کی شرط پر بتایا کہ ریکارڈ روم تک رسائی رکھنے والے 9 ملازمین سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر نوید الزمان ہاشمی نے کہا کہ ریکارڈ کیپر کے دفتر میں سی سی ٹی وی کیمرے 2019ء میں نصب کیے گئے تھے مگر ان کی فوٹیج ایک ماہ بعد خود بخود مٹ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’کیمرے لگانے کا مقصد ہی یہ تھا کہ کوئی فائل نہ ہٹے، مگر فائل ہٹ گئی اور کیمرہ خاموش رہا۔’’ محکمہ اب فورنسک ماہرین سے رجسٹروں کی جانچ کرا رہا ہے تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ کاغذ کب اور کیسے تبدیل کیا گیا۔

ضلع کوٹ نیلوفر کے ڈپٹی کمشنر عمیر الدین کھوسہ نے اس معاملے پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کر دی ہے جو 15 دن میں رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی میں محکمہ جنگلات، محکمہ مال اور ایک آزاد ماہر ماحولیات شامل ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’اگر ریکارڈ کیپر کے دفتر میں 4 ہزار ایکڑ جنگل ہی نہیں ملتا تو عام شہری کا اعتماد کیسے باقی رہے گا؟ ذمہ دار کسی رعایت کے بغیر کٹہرے میں آئیں گے۔’’

مقامی آبادی نے اس خبر پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تحصیل ہرنولی کے 27 دیہات میں ایندھن، چراگاہ اور تعمیر کے لیے جنگل پر انحصار کرنے والے خاندانوں کی تعداد 1998ء کی مردم شماری کے مطابق 9 ہزار 4 سو 12 ہے۔ مقامی رہائشی بی بی زرینہ کے مطابق ’’ہم نے کبھی درخت نہیں کاٹے، ہمیں کہا گیا کہ یہ سرکاری جنگل ہے، اب کاغذ کہہ رہا ہے کہ یہ ہمارا نہیں تھا۔’’ ان کے مطابق متاثرہ خاندان ریکارڈ کی درستی تک عارضی طور پر چراگاہ استعمال نہ کرنے پر مجبور ہیں۔

ماہرین کے مطابق اگر ریکارڈ کیپر کے دفتر میں 4 ہزار ایکڑ جنگل کا اندراج ختم کیا گیا تو یہ رقبہ ماحولیاتی توازن کے لحاظ سے ضلع کا تقریباً 6 فیصد سبز علاقہ ہے۔ ڈاکٹر نوید الزمان ہاشمی نے کہا کہ ’’یہ رقبہ کٹ گیا تو بارش کا پانی روکنے والا کوئی درخت نہیں رہے گا اور نیچے کے دیہات براہِ راست سیلاب کی زد میں آ جائیں گے۔’’ محکمہ اب سیٹلائٹ تصاویر سے موازنہ کر رہا ہے تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ زمین پر درخت کب کٹے اور کاغذ پر رقبہ کب غائب ہوا۔

ریکارڈ کیپر کے دفتر میں 4 ہزار ایکڑ جنگل کا اندراج ختم، 27 دیہات متاثر